

پیامِ حیا

شماره نمبر

59

MARCH 2026

رمضان المبارک 1447ھ

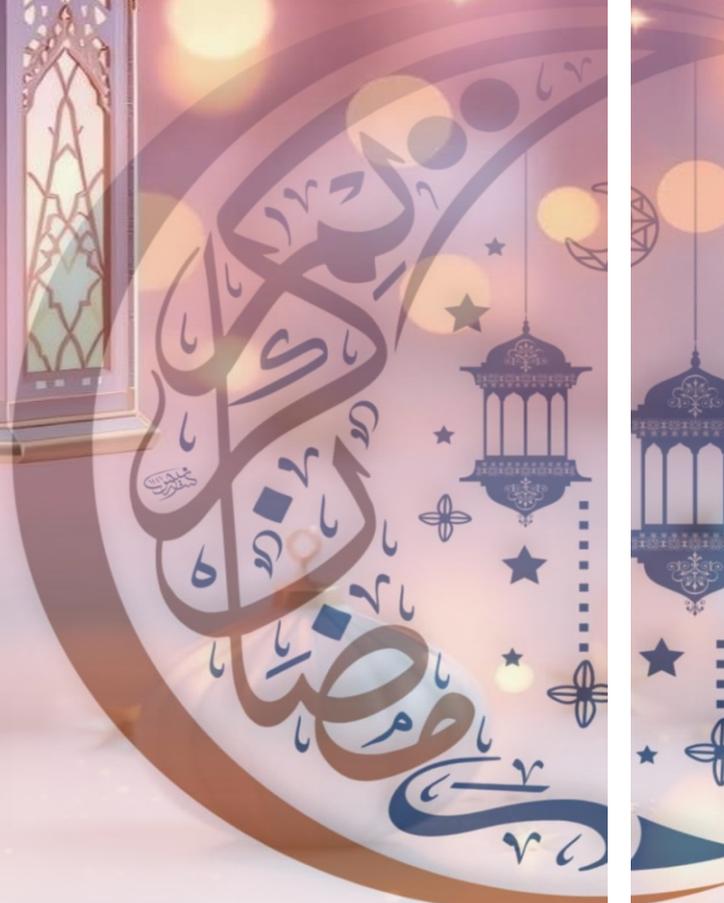
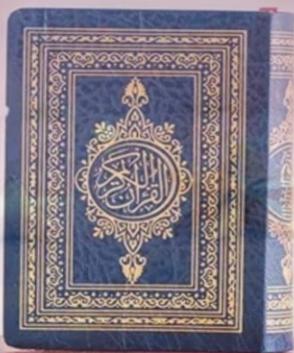
2026

رمضان کریم

Ramadan Kareem

کے روزے کی فرضیت

Payam-e-haya





صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
15	چھ اٹھنیاں (ساجدہ بتول)	3	قرآن وحدیث
17	تبصرے	4	حمد (ملک مبشر صائم علوی)
18	رمضان کی ریاضت اور مقصد (افروز عنایت)	5	اداریہ: رمضان رحمت ہے رمضان کے روزے کی
19	رمضان روحانی و عملی اقدامات (ہما ساجد)	6	فرضیت (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)
21	خواتین کے مسائل (دارالافتاء الاخلاص)	8	سلام ہی حتی مطلع الفجر (فاطمہ سعید الرحمن)
23	شہر رمضان (ام حسن)	10	رمضان، قرآن اور ہماری ذمہ داری (ابو محمد)
24	بارش کا پہلا قطرہ (بنت اسلام)	11	رمضان نیکیوں کا موسم بہار (عذر اخالد)
27	اللہ کی محبت (زینب نعیم)	13	روشن داستان (کوثر جبین)
29	پکوان (عائشہ صدیقہ)		
30			

Published at

www.Darsequran.com

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
 نائب مدیر: مفتی عبدالرحمن سعید
 ایڈمن و ایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
 معاونات: سیما رضوان۔ ناجیہ شعیب احمد۔
 عذر اخالد

پیام حیا ٹیم

کلام الہی

اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ، جیسے فرض
 کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر، تاکہ تم پر ہیز گار ہو جاؤ،
 چند روز ہیں گنتی کے۔“

(البقرہ: ۱۸۳، ۱۸۴)

کلام نبوی

ہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ
 دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہوگا، پکارا
 جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں
 اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر

اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا۔

(صحیح البخاری / کتاب الصوم / حدیث: 1896)

حمد باری تعالیٰ

فلک سے رحمتوں کا اک سمندر بھیج دیتا ہے
وہ خالق روز دھرتی کا مقدر بھیج دیتا ہے

کبھی بنجر زمیں کی گود بھر دیتا ہے پھولوں سے
کسی کو رزق پتھر کے بھی اندر بھیج دیتا ہے

حرم کی سمت بڑھنے لگتی ہے جب ابرہہ کی فوج
مرا مولیٰ ابابیلوں کا لشکر بھیج دیتا ہے

خدا چاہے اگر محبوب کو دیدار کروانا
انھیں پیغام آدھی رات کو گھر بھیج دیتا ہے

سرمیدان حیدرؑ کے نہ حصے میں شکست آئے
زباں پر نعرہء اللہ اکبر بھیج دیتا ہے

رسولؐ اللہ اور صدیقؑ غارِ ثور میں پہنچے
بنا کر مکڑی کا جالا کبوتر بھیج دیتا ہے

جہاں کو عائشہؓ کی شان دکھلانے کی بات آئے
تو وہ جنت کو حُجرے کے ہی اندر بھیج دیتا ہے

خدا عورت پہ پردہ فرض کرنے کے لیے "صائم"
عمرؑ کی رائے کو آیت بنا کر بھیج دیتا ہے

ملک مبشر صائم علوی

حکمت رمضان

اوریہ

پیاری قاریات کرام!

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہے جس کی رحمتیں اپنی جھولی میں برکتوں کا خزانہ لیے ہماری راہ ہنکتی ہیں۔ ماہِ صیام ہمیں صبر، شکر اور تقویٰ کی عملی تربیت دینے آرہا ہے۔ یہ وہ موسم ہے جب راتوں کی تنہائیوں میں تہجد کی لذت اور سحر کے آخری پہروں میں دعاؤں کی قبولیت کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔

ہم خواتین کے لیے رمضان کا مہینہ گھریلو ذمہ داریوں اور عبادات کے حسین امتزاج کا نام ہے۔ صبح سحری کی تیاری سے لے کر افطاری کے انتظامات، بچوں کی تربیت سے لے کر تراویح کی ادائیگی تک، یہ پورا مہینہ ہمارے لیے ثواب کے ان گنت دروازے کھولتا ہے۔

اپنے دن کی شروعات سحری کے لیے اٹھنے سے کریں۔ سحری میں برکت ہے، اور اس وقت کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ دن بھر کے روزے کی حالت میں گھریلو کاموں کو عبادت سمجھ کر کریں۔ افطاری کے وقت وہ لمحہ جب روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی، اس سے فائدہ اٹھائیں۔ بچوں کو رمضان کی روح سے روشناس کرائیں۔ انہیں چھوٹے چھوٹے روزے رکھنے کی ترغیب دیں، افطاری کی تیاری میں شامل کریں، اور تراویح کی ادائیگی کا شوق پیدا کریں۔

رمضان میں صدقہ و خیرات کی بہت فضیلت ہے۔ اپنی استطاعت کے مطابق غرباء و مساکین کی مدد کریں۔ کھانا پکا کر ضرورت مندوں تک پہنچائیں، یا کسی یتیم بچے کی کفالت کا عہد کریں۔

اس ماہ میں قرآن پاک کی تلاوت کا خصوصی اہتمام کریں۔ روزانہ کم از کم ایک پارہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اگر ممکن ہو تو ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھیں تاکہ اللہ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق ملے۔

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا اہتمام کریں۔ اگر گھر میں اعتکاف ممکن نہ ہو تو شب قدر کو ضرور پکڑنے کی کوشش کریں۔ ان راتوں میں عبادت، ذکر اور دعاؤں کا خاص اہتمام کریں۔ والسلام

فاطمہ سعید الرحمن (ایڈیٹر: پیام حیا ای میگزین)

پیام حیا ای میگزین کے لیے آپ بھی کہانی، مضامین لکھیں۔ مستقل سلسلے جیسے حمد، نعت، نظمیں، اقوال زین، معلومات، صحت اور بیوٹی ٹپس، پکوان، اب بیتی اور تبصرہ اپنے نام اور شہر لکھ کر وٹس ایپ کر سکتے ہیں۔

+92 313 2127970

فقط یہ بتایا گیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اصل پیروکار ہم ہیں نہ کہ تم۔

رمضان کے روزے کی فرضیت

ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ عاشورہ کے روزے کی حیثیت اب نفل کی رہ گئی۔ رسول ﷺ نے فرمایا: "کہ جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھیں۔"

البتہ آپ ﷺ نے رمضان کے روزوں کی سخت تاکید فرمائی اور اس کی اہمیت اور فضیلت اچھی طرح واضح فرمائی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: "جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے

رکھے گا اور اس میں تراویح کا اہتمام کرے گا اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔" (بخاری) رمضان کے روزوں کی فرضیت اللہ کی محبت میں ہر محبوب چیز کو ترک کر دینے کی عملی مشق تھی۔ یہ روح کی پاکیزگی، دل کی صفائی اور اعضا کو گناہ سے بچانے کی تربیت تھی۔ رمضان اور اس کے روزوں کی جو فضیلتیں قرآن مجید اور حضور ﷺ کی احادیث سے معلوم ہوئی ہیں ان کی وجہ سے روزہ، صحابہ کرام کا پسندیدہ مشغلہ بن گیا، اور آپ ﷺ اور صحابہ کرام رمضان کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً روزے رکھا کرتے تھے۔

مکہ میں مشرکین بھی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اس دن کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جاتا تھا۔ اسلام میں 10 محرم کا روزہ فرض قرار دیا گیا۔

اور مسلمان کا اس کا پورا اہتمام کرتے تھے حضور ﷺ جن دنوں مدینہ تشریف لائے تو یہاں یہود کو بھی 10 محرم کا روزہ رکھتے

رمضان

Ramadan Kareem

کے روزے کی فرضیت

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

دیکھا۔ وجہ پوچھی تو

انہوں نے کہا: "یہ

مبارک دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن یعنی فرعون سے نجات دی پس موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "میں تمہاری بنسبت موسیٰ علیہ السلام سے تعلق کا زیادہ حقدار ہوں۔"

آپ ﷺ نے حسب معمول اس دن روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا۔

مستشرقین کا یہ اعتراض بالکل لغو ہے کہ نبی

کریم ﷺ نے یہود کی پیروی میں یہ روزہ رکھا۔

در حقیقت یہ روزہ مسلمان مکہ میں بھی رکھتے تھے۔ یہاں

درس قرآن ڈاٹ کام

شوش میڈیا پر سب سے قدیم اور سب سے ریپبل ایبل براڈ



ہمارا ویس ایپ پمیل جوائن کریں

انسان اپنے اہداف و مقاصد پانے کے لیے جان توڑ محنت کرتا ہے اور بسا اوقات راہِ اعتدال سے بھی ہٹ جاتا ہے۔ کس مقصد کے لیے کتنی محنت و کوشش کرنی ہے؟ اس بات کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن میں یوں بیان فرماتے ہیں:

2 نماز کے لیے اللہ فرماتے ہیں:
فَاسْعَوْا (نماز کی طرف طرف ”لیکھو“)

1 رزق اور روزی کمانے کے لیے اللہ فرماتے ہیں:
فَامْشُوا (رزق حاصل کرنے کے لیے ”چلو“)

4 اپنی طرف آنے کے لیے اللہ فرماتے ہیں:
فَفِرُّوا (اللہ کی طرف ”دوڑو“)

3 جنت و مغفرت کے لیے اللہ فرماتے ہیں:
سَارِعُوا (اپنے رب کی بخشش جنت کی طرف ”دوڑ کر چلو“)

Calendar 2026-27

اسلامی کیلنڈر ۱۴۴۸-۱۴۴۷ ہجری

Feb - Mar 2026 رَجَبَان ۱۴۴۷ھ

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱
۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی سب سے اہم فضیلت و خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک ایسی رات پائی جاتی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ افضل ہے اور اسی رات کو قرآن مجید جیسا انمول تحفہ دنیائے انسانیت کو ملا۔ اللہ نے اس رات کی فضیلت میں پوری سورۃ نازل فرمائی، ارشاد ہوا: ”ہم نے قرآن کریم کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح (جبریل) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں، یہ رات سراسر سلامتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔“ (القدر) لیلۃ القدر کا مطلب ہے قدر اور تعظیم والی رات ہے یعنی ان خصوصیتوں کی بنا پر یہ قدر والی رات ہے۔ یا پھر یہ معنی ہے کہ جو بھی اس رات بیدار ہو کر عبادت کرے گا وہ قدر و شان والا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس رات کی جلالت و منزلت اور مقام و مرتبہ کی بنا پر اس کا نام لیلۃ القدر رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس رات کی بہت قدر و منزلت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر کو ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے عبادت کرے، اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ مہینہ (رمضان) کا تم کو ملا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں

یوں تو رمضان کا پورا مہینہ دیگر مہینوں میں ممتاز اور خصوصی مقام کا حامل ہے، لیکن رمضان شریف کے آخری دس دنوں (آخری عشرہ) کے فضائل اور بھی زیادہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت و طاعت، شب بیداری اور ذکر و فکر میں اور زیادہ منہمک ہو جاتے تھے۔ احادیث میں ذکر ہے، ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ آخری عشرہ میں اتنا مجاہدہ کیا کرتے تھے جتنا دوسرے دنوں میں نہیں کیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم) راتوں کو اٹھ کر عبادت کرنے کا معمول آپ ﷺ تو ہمیشہ ہی تھا، لیکن رمضان میں آپ کمر کس کر عبادت کے لیے تیار ہو جاتے اور پوری پوری رات عبادت میں گزارتے۔ دوسرا خصوصی معمول وہ ہے اپنے اہل خانہ کو رات میں عبادت کے لیے جگانا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں نبی ﷺ اپنی گھر والوں کو باقی سارے سال کی بہ نسبت جگانے کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی ایک اہم خصوصیت اعتکاف ہے۔ آپ ﷺ کا مبارک معمول تھا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ لیلۃ القدر: ہزار مہینوں سے بہتر رات

مطلبع الفجر
سلاہم علی حقی

فان سجدوا لربهم

سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا گویا وہ تمام خیر سے محروم رہا، اور اس کی خیر و برکت سے کوئی محروم ہی بے بہرہ رہ سکتا ہے۔“ (سنن ابن ماجہ)

مسلمانوں کو ترغیب و تاکید ہے کہ وہ اس رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، رات کو دعا و عبادت اور ذکر و تلاوت

میں گزاریں۔ نبی اکرم ﷺ اسی مبارک رات کی تلاش کے لیے اعتکاف فرماتے تھے اور رمضان کے آخری عشرہ میں پوری پوری رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی سید المرسل اور محبوب رب العالمین تھی، وہ اللہ کے نزدیک مقبول اور بخشے بخشائے تھے، لیکن پھر بھی اللہ کی رضا کی تلاش میں آپ اتنی

جدوجہد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی ہمارے لیے اسوہ اور نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے ہم بہت زیادہ محتاج ہیں۔ لہذا، ہمیں اس رات کی تلاش و جستجو کرنا چاہیے اور آخری عشرہ کی راتوں کو ذکر و عبادت میں گزارنا چاہیے۔

اس رات کو رمضان اور خاص کر اس کے آخری عشرہ میں تلاش کرنا مستحب ہے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری)

جب کہ بعض احادیث میں ستائیسویں رات کو شب قدر ہونے کی بات بھی وارد ہوئی ہے۔ جیسا کہ حضرت معاویہؓ کی روایت میں ہے کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا دعا کروں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عني (اے اللہ تو معاف کرنے والا کریم والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، لہذا مجھے معاف کر دے) (سنن ترمذی)

بِحَافِظِ رَبِّكَ دُعَا

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرمائیے اور آخرت میں بھی اچھائی اور ہمیں گت کے عذاب سے بچائیے۔

اس کے پیغام کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کی کوشش کم کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن صرف تلاوت کے لیے نہیں بلکہ عمل کے لیے نازل ہوا ہے۔ یہ ہمیں سچائی، عدل، دیانت، صبر، شکر اور تقویٰ کا درس دیتا ہے۔ اگر ہم واقعی رمضان کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔

رمضان ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتا ہے۔ ہماری پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے دلوں کو گناہوں سے پاک کریں اور سچی توبہ کریں۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم قرآن کو اپنی زندگی کا رہنما بنائیں۔ گھروں میں قرآن کی تلاوت کا ماحول بنائیں، بچوں کو قرآن سکھائیں اور انہیں اس کی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ والدین کی یہ بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دین سے جوڑیں اور انہیں بتائیں کہ اصل کامیابی اللہ کی رضا میں ہے۔

اسی طرح معاشرے کے اعتبار سے بھی ہماری ذمہ داریاں ہیں۔ ہمیں ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہیے، صدقہ و خیرات کا اہتمام کرنا چاہیے اور آپس میں محبت و بھائی چارے کو فروغ دینا چاہیے۔ قرآن ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم انصاف قائم کریں، جھوٹ اور دھوکہ دہی سے بچیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اگر ہم رمضان میں ان تعلیمات پر عمل شروع کر دیں تو پورا معاشرہ بدل سکتا ہے۔ رمضان کا اصل مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر کام میں اللہ کو

رمضان المبارک وہ بابرکت مہینہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمتوں، برکتوں اور مغفرت کے لیے منتخب فرمایا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور انسانیت کو ہدایت کا مکمل ضابطہ عطا کیا گیا۔ رمضان صرف بھوک اور پیاس کا نام نہیں بلکہ یہ اپنے رب سے تعلق مضبوط کرنے، نفس کی اصلاح کرنے اور قرآن سے وابستگی

رمضان قرآن اور ہمارے ذمہ داری

ابو محمد

بڑھانے کا سنہری موقع ہے۔ اسی لیے رمضان اور قرآن کا تعلق انتہائی گہرا اور مضبوط ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ہدایت، نصیحت اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ رمضان میں جبریل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مہینے میں قرآن کی تلاوت، فہم اور اس پر غورو فکر کی خاص اہمیت ہے۔ مساجد میں تراویح کا اہتمام بھی اسی نسبت سے کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان پورے شوق اور محبت کے ساتھ قرآن سنیں اور سمجھیں۔

بد قسمتی سے آج ہمارا تعلق قرآن سے زیادہ تر رسمی رہ گیا ہے۔ ہم اسے ثواب کے لیے پڑھتے تو ہیں مگر

حاضر و ناظر سمجھے اور اس کی رضا کو مقدم رکھے۔ جب ہم قرآن کی روشنی میں زندگی گزاریں گے تو ہمارے اعمال سنور جائیں گے، ہمارے اخلاق بہتر ہوں گے اور ہمارا معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

آخر میں ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ رمضان کے بعد بھی ہمارا تعلق قرآن سے قائم رہے گا۔ ہم روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت کریں گے، اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں گے اور اس کے پیغام کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہی رمضان کا اصل پیغام اور قرآن کے ساتھ ہماری سچی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور رمضان کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (القدر)

نبی کریم ﷺ اس عظیم مہینے کی تیاری رجب ہی

سے شروع فرمادیا کرتے تھے اور شعبان میں

عبادت کی کثرت فرماتے تھے۔ حضرت

اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض

کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ

شعبان میں اتنے روزے رکھتے

ہیں جتنے کسی اور مہینے میں نہیں

رکھتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ رجب اور رمضان کے

درمیان کا مہینہ ہے، لوگ اس سے

غافل ہوتے ہیں، اور اس میں اعمال

رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔“ (نسائی)

رمضان کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے کے لیے

ضروری ہے کہ قرآن مجید سے اپنا تعلق مضبوط کیا جائے،

کیونکہ یہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ میں فرماتے ہیں: رمضان وہ مہینہ ہے

رمضان المبارک کی آمد کی خوشبو ہر طرف

محسوس کی جا رہی ہے۔ اہل ایمان کے دل اس بابرکت مہینے

کے استقبال کے لیے بے قرار ہیں۔ یہ مہینہ اللہ

تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں،

برکتوں اور مغفرت کا پیغام

لے کر آتا ہے۔ رمضان کی

آمد محض ایام کی تبدیلی

نہیں بلکہ روحانی بیداری،

تزکیہٴ نفس اور اصلاح

اعمال کی دعوت ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ

میں ارشاد فرماتا ہے: اے ایمان

والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے

لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

یہ مبارک مہینہ اس اعتبار سے بھی منفرد ہے کہ

اس کی ایک رات کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

عذرِ خالد

رَمَضَانَ
الْمُبَارَكِ

نیکوئی کا موسم بہار

جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔

ایک عملی طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی کسی ایک سورت کو منتخب کر لیا جائے جو دل کے قریب محسوس ہو اور اس کو حفظ کرنے کی نیت کی جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ (بخاری)

اس کے ساتھ ساتھ قرآن کو سمجھنے اور اس پر غور و فکر کرنے کی کوشش بھی نہایت ضروری ہے۔

سورہ محمد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟

محض تلاوت پر اکتفا کرنے کے بجائے اگر اس کے معانی و مطالب کو بھی سمجھ لیا جائے تو قرآن انسان کی فکر اور عمل دونوں کی اصلاح کرتا ہے۔ خصوصاً تراویح میں پڑھی جانے والی سورتوں کے مضامین کو سمجھنا رمضان گزارنے کا ایک بامقصد طریقہ ہے۔ یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیے کہ: ”ہم قرآن کو نہیں بدل سکتے، لیکن قرآن ہمیں بدل سکتا ہے۔“ رمضان المبارک سراسر رحمت ہے، خصوصاً لوگوں کے لیے جو اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا احساس رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔“ (بخاری، مسلم) ایک اور ارشاد مبارک ﷺ ہے کہ: ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ (بخاری، مسلم)

اس مہینے میں ہمیں اخلاص کے ساتھ عبادت، دعا، توبہ اور اصلاحِ نفس کی کوشش کرنی چاہیے۔ اصل کامیابی یہ

نہیں کہ رمضان میں کتنی عبادت کی گئی، بلکہ اصل کامیابی یہ ہے کہ رمضان کی تربیت نے ہمیں کتنا بہتر انسان بنا دیا۔

رمضان المبارک خواتین کے لیے بھی تربیت اور قربِ الہی کا بہترین موقع ہے۔ گھریلو ذمہ داریوں، سحر و افطار کی تیاری اور بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اگر خواتین اپنے معمولات میں قرآن کی تلاوت، ذکرِ الہی اور دعا کو شامل کر لیں تو یہ ان کے لیے عظیم اجر کا سبب بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اپنے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“ (بخاری، مسلم)

اس لیے اگر عورت اپنی نیت کو درست کر لے اور گھر کے کاموں کو بھی عبادت سمجھ کر انجام دے تو اس کا ہر عمل

اجر کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ خواتین اگر اس ماہ مبارک میں کم از کم ایک سورت کا ترجمہ اور تفسیر سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنی

اولاد کو نماز اور قرآن سے جوڑیں تو یہ ان کے لیے صدقہ جاریہ بن سکتا ہے۔

دُعَاۓ سَحَر

وَبِصَوْمِ رَعْدٍ نُّوِيَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ط

مرحومہ اہلیہ صاحبہ کا مسلسل کردار ہے۔

والدہ صاحبہ کے بڑھاپے سے پہلے ہی مرحومہ

نے مولانا اسماعیل ریحان صاحب کی جملہ گھریلو زمہ

داریوں کو گویا اپنے سر لے کر

انہیں دینی خدمات کی

انجام دہی کے لیے یکسو

کر دیا تھا۔

امور داری کے

ساتھ ساتھ، اپنی شدید

علیل بہن کی اٹھارہ برسوں تک نگہداشت، ان کی بیٹیوں

کی اپنی اولاد کی مانند پرورش، بوڑھے ساس، سسر کی

خدمت، اس کے ساتھ گھر آنے والے جملہ مہمانوں کی

خاطر تواضع، مسجد اور مدرسے میں آنے والے مہمانوں

کے لیے دعوت، گھر آنے

والے فقیروں کے لیے

کھانے کپڑے کا نظم، گاؤں

کے مستحق گھرانوں کا

خیال، اپنی والدہ اور بہنوں کی

خبر گیری، مسجد کی تعمیر میں شریک مزدوروں کے لیے کھانا

چائے، جماعت والوں کا اکرام، خاندان، برادری اور گاؤں

والوں کی غمی میں شرکت اور غم زدہ خاندانوں کی دلجوئی۔

یہ سارے کام اس خاتون نے اپنے سر اٹھا رکھے

تھے۔ بچوں کی تربیت کی، دو بچے حافظ قرآن ہیں، ایک عالم

بن رہا ہے، اسے دینی تعلیم کے لیے وقف کر دیا۔ ایک

دکھ یہ ہے میرے یوسف و یعقوب کے خالق

وہ لوگ بھی نکھرے، جو نکھڑنے کے نہیں تھے

پیاری بشری آپ کی یوں اچانک ہم سے جدا ہو جانا

محبت صبر اور خاموش نیکیت کی ایک

روشنی داستان

(کوثر جبین)

آج بھی یقین میں نہیں ڈھلتا۔ دل بہت دکھ سے بھرا ہے،

مگر اس دکھ کے ساتھ ایک مضبوط امید بھی ہے کہ ایک

دن ہم سب جنت میں پھرا کٹھے ہوں گے، ان شاء اللہ۔

ان کے دیور اور بہنوئی (رشید احمد منیب) نے ان

کی خدمات کو اس طرح قلمبند کیا ہے۔

بشری باجی

(اہلیہ مرحومہ مدیر اعلیٰ مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)

کی وفات پر انکی چھوٹی بہن کی تحریر

یہ پیغام دینی

خدمات انجام دینے

والے تمام سعادت

مند خواتین و

حضرات کے لیے ہے۔ میں اسی گھرانے کا فرد ہوں جو ایک

عظیم سانحہ سے دوچار ہوا ہے۔ مولانا اسماعیل ریحان کی

اہلیہ محترمہ ایک ٹریفک حادثے میں انتقال فرما گئیں۔ ان اللہ

وانا الیہ راجعون۔

مولانا اسماعیل ریحان صاحب کی تمام دینی

خدمات، تصنیف و تالیف، درس و تدریس، وعظ و نصیحت

کے پس منظر میں پہلے ان کی والدہ محترمہ اور پھر ان کی

لڑکے کو انجینئر بنایا۔ اس خاتون کا یہ کردار دینی خدمات سے جڑے افراد کے لیے سبق آموز ہے۔ کسی کو ان سے شکایت نہیں تھی۔ اس گھرانے کی دینی خدمات میں اس خاتون کا کتنا بنیادی عمل دخل تھا، یہ اب معلوم ہو رہا ہے۔ اس کے چلے جانے کے بعد یوں لگتا ہے کہ گھر کی چھت گر گئی ہے۔

بہر حال جو رب کی رضا۔ یہ چند سطور اس لیے رقم کر دیں تاکہ اہل دین کی قدر کریں اور مرحومہ

کے کردار سے سبق سیکھیں۔ ان چند سطور میں ان کے کارناموں اور بچپن برس کی خدمات کا احاطہ ممکن نہیں۔ ایک سادہ سی دیہاتی خاتون ایثار و قربانی کی ایسی تصویر تھیں جن کی مثال اس دور میں نایاب نہ سہی لیکن کم یاب ضرور ہے۔ ان کی باتوں کو قلم بند کرنے کے لیے ایک مستقل باب چاہیے۔

تمام پڑھنے والوں سے ایصال ثواب اور ان کی چھوٹی معصوم بیٹیوں

کے لیے بالخصوص دعاؤں کی درخواست۔ جیسے آپ کے ساتھ گزارے دن یاد

آتے ہیں، بچپن میں پڑھے ہوئے ابوبن ادھم کا واقعہ دل میں تازہ ہو جاتا ہے۔ کہ

اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے والوں کے نام سنہری کتاب میں لکھے جاتے ہیں وہ

بھی انہی لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے بغیر جتائے محبت کی، بغیر شور کے

نیکی کی، اور بغیر شکوہ کیے صبر کیا۔ باجی نے ہماری زندگی میں ایک نہیں،

کئی رشتوں کا حق ادا کیا۔ وہ شفقت کرنے والی ماں بھی تھیں، خیال رکھنے

والا بھائی بھی، مخلص دوست بھی، ہم ان کی محبت، ان کے احسانات اور ان کی ہر ادا کو کبھی فراموش نہیں

کر سکتے۔ وہ جسمانی طور پر ہم سے جدا ہو گئیں، مگر دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔

امی ابوان کی زندگی کامرکز تھی۔ والدین کی خدمت ان کے لیے عبادت سے کم نہ تھی۔ اپنے بوڑھے ساس سسر

کی دوا، آرام اور ضرورتوں کا اس طرح خیال رکھتیں جیسے کسی ننھے بچے کا رکھا جاتا ہے۔ کسی ضرورت مند کی مدد خاموشی سے

کرتیں، کسی غمزدہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیتیں۔

انہوں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ سامنے والا کون ہے۔ بس یہ دیکھا کہ وہ انسان ہے۔ ان کی نیکیاں خاموش تھیں،

مگر اثر بہت گہرا تھا۔ وہ لاڈ کرتی تھیں، جتاتی نہیں تھیں۔ مدد کرتی تھیں، بتاتی نہیں تھیں۔

مریم (بہو) ان کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کرتی ہیں۔ ان کی زندگی سیکھنے اور سکھانے کا محور

تھی۔ انہوں نے باتوں سے نہیں اپنے عمل سے سکھایا۔ وہ ایک آئیڈیل ساس تھیں۔ **جاری ہے۔۔۔**

ای میگزین پیام حیا

کرتے۔ تیل والے چولہے پہ مرغی کا سالن خود تیار کرتے۔ اس دور میں مرغی کے گوشت کا ذائقہ بٹیر کے گوشت جیسا ہوتا تھا، یعنی بہت لذیذ، افطاری سے پہلے ابوجی بازار جا کر سمو سے اور جلیبیاں لے آتے۔ امی جی آلو کے مزیدار پکوڑے تلتیں۔ اس کے پسندیدہ آلو کے چپس فرائی کرتی۔ فروٹ چاٹ بنائی جاتی۔ اس نے تو ابھی گھر کے کام کرنا شروع ہی نہیں کیے

تھے، حالانکہ وہ گیارہ برس کی ہو گئی تھی۔ مگر آہ یہ اکلوتی بچیاں

اور ان کو ملنے والا لاڈ پیار! کون جانتا ہے، اس لاڈ پیار کے نیچے رکھے نصیب میں کتنی تلخیاں گھلی ہوتی ہیں! کہ اگلی ساری زندگی میں ان تلخیوں کی کڑواہٹ مستقل محسوس ہوتی رہتی ہے۔

وہ ابھی گھر کے کام یوں بھی نہیں کرتی تھی مگر جس دن اس کا روزہ ہوتا، اس دن تو کوئی ایک گلاس اٹھا کر رکھنا بھی اس کے لیے شجر ممنوعہ ہو جاتا۔

اماں کا گھر دور تھا۔ کل اس کا روزہ نہیں تھا۔ چلنے پھرنے کی اجازت تھی اس لیے وہ اماں کے ہاں سے ہو آئی تھی۔ اور اماں نے اسے پوری دس اٹھنیاں دی تھیں!

وہ کل سے ایک ہی سوچ میں غطاں تھی، کہ ان دس اٹھنیوں سے کیا کیا خریدے گی؟ آج یہی سوچتے ہوئے اس نے ایک بار پھر اٹھنیاں اٹھائی، ہاتھوں سے ان کو جانچا۔ پھر رکھ دیں۔ سوچا کہ امی جی سے مشورہ کر لیتی

اماں (بڑی خالہ) نے اسے دس اٹھنیاں دی تھیں۔

یہ دس اٹھنیاں اس کے لیے سونے کے دس سکوں جیسی تھیں۔ اس کی خواہشات کا پورا جہان سمٹ کر اس کی مٹھی میں آ گیا تھا!

رمضان المبارک کا مہینہ چل رہا تھا۔ موسم بہار کے روزے تھے۔ اور ابھی تو اس کی زندگی کا

چہاٹھنیاں

پہلی قسط

ساجدہ بتول

بھی موسم بہار ہی تھا۔

بے فکرے دن، بے پروا راتیں۔ خوب مزے میں زندگی گزر رہی تھی۔

وہ کبھی روزہ رکھتی، کبھی چھوڑ دیتی۔ ہر برس کے رمضان المبارک کی طرح اس بار بھی اسے پورے روزے رکھنے کی اجازت نہ ملی تھی۔ کیونکہ روزے اس پہ فرض نہیں تھے۔ اور ہر بچے کے ماں باپ کی طرح اس کے ماں باپ کو بھی اپنی بچی کمزور ہی نظر آتی تھی۔ جس دن اس کا روزہ ہو جاتا، اس دن اس کی عید ہو جاتی۔ سحری میں امی جی کے ہاتھ کا بنا دیسی گھی سے لدا پھندا گرما گرم پراٹھا دیسی گھی ملی شکر کے ساتھ ملتا۔ پھر امی جی سارا دن اس کے ناز اٹھاتی رہتیں۔ ابوجی اگر گھر پر ہوتے تو وہ بھی اس کے خوب نخرے اٹھاتے۔ افطاری تیار کرنے میں امی جی کی مدد

ہوں۔ اٹھنیاں دراز میں رکھیں اور کمرے سے باہر نکل آئی۔ صحن میں چار پائی پہ اماں زبیدہ (چھوٹی دادی) جلوہ افروز تھیں۔ امی جی ان کے پاس ہی کھڑی ان سے کہہ رہی تھیں ”دیسی گھی تولے لیا، لیکن دو روپے کم پڑ گئے۔ ادھار کر کے آئی ہوں“ وہ تیزی سے اندر پلٹ گئی۔ دراز کھولا، چار اٹھنیاں نکالیں ٹک۔۔ ٹک۔۔ ٹک۔ باہر آئی اور وہ اٹھنیاں امی جی کے ہاتھ پہ رکھ دیں۔ ”یہ کیا؟“ امی جی حیران ہوئیں۔ ”دیسی گھی کے باقی پیسے“ امی جی کے چہرے پہ چمک آگئی۔ ابھی اسے باقی اٹھنیوں کا حساب کرنا تھا۔ وہ دوبارہ اندر چلی گئی۔

اندر آتے ہی اس نے اٹھنیاں نکالیں اور ہتھیلی پہ رکھیں۔ اس کی کائنات اس کی ہتھیلی میں سمٹ گئی۔ وہ اپنی خواہشات کا حساب کرنے لگی۔ پہلی اٹھنی، نمکو کاپیکٹ۔۔ ٹک سے سائیڈ پہ ڈال دی۔ دوسری اٹھنی، بسکٹس۔۔ ٹک۔ تیسری اٹھنی، اہلی کی دو ڈبیاں۔ ٹک چوتھی اٹھنی، چورن کی ننھی منی بوتل۔۔ ٹک۔ پانچویں اٹھنی، دو ٹافیاں۔۔ ٹک۔ چھٹی اٹھنی، ٹارزن والی کہانی۔۔ ٹک۔ اٹھنیاں مکمل ہو گئی تھیں، اور اس کی خواہشات بھی!!

اب بس آج وہ افطاری سے پہلے دکان والی اماں کے گھر سے یہ چیزیں لے آئے گی۔ پھر افطاری کے بعد ان کو مزے سے کھائے گی، اور ہمیشہ کی طرح ہر چیز میں ماں کو حصہ دار بنائے گی۔ ماں حسب عادت جھلائیں گی ”لاتی اپنے لیے ہو اور کھلاتی مجھے ہو!“ وہ پروا کیے بغیر اگلا قلمہ ماں کے منہ میں زبردستی ڈالے گی اور ماں پھر اُجھیں گی ”خود نہیں کھایا جاتا کیا؟“ اور وہ منہ بناتے ہوئے کہے گی ”میں نہیں آپ کے بغیر کھاتی بس“، رہی ٹارزن والی کہانی، وہ اسکول کے قریب تخت کی شکل میں دکان لگائے باباجی سے کل ملے گی۔

ابھی ہونٹوں پہ مسکراہٹ کھیلنا شروع ہی ہوئی تھی کہ ایک خیال نے اسے چونکا دیا۔ اسکول سے اسے کچھ یاد آیا تھا۔ ”اوہ۔ اسکول کی سہیلیاں اور ان کو دیے جانے والے تحائف!“ وہ تیزی سے اٹھی۔ دراز میں سے بٹوہ نکالا۔ اس میں چند نوٹ اور چند سکے تھے۔ اس نے ان کو گنا۔ تعداد اب بھی اتنی ہی تھی جتنا اس نے ان کو آخری بار گن کر رکھا تھا۔ یہ سینتالیس روپے تھے۔ یہ پیسے اس نے پہلے سے جمع کر رکھے تھے۔ اس نے دو سہیلیوں کو عیدی دینا تھی۔ ان دنوں نیکس اور چھوٹی جھمکیوں والے آرٹیفیشل سیٹ بیس بیس روپے کے مل رہے تھے۔ اس کا ارادہ یہی سیٹ لینے کا تھا۔ دونوں سہیلیوں کے لیے پانچ پانچ روپے والے جوڑیوں کے سیٹ بھی لینا تھے۔ اس خریداری کے لیے پچاس روپے کی ضرورت تھی اور سینتالیس روپے اس نے جمع کر لیے تھے۔ تین روپے ان میں ملانا باقی تھے۔ عید کارڈز وہ پہلے ہی لے کر رکھ چکی تھی۔ اس نے حاتم طائی کی قبر کے ساتھ اپنی خواہشات پہ بھی لات ماردی اور وہ چھ اٹھنیاں ان سینتالیس روپوں میں ملا دیں۔ پچاس روپے مکمل ہو گئے۔ اس کی ساری خواہشات داؤ پہ لگ گئی!! مگر وہ خوش تھی کہ اس کی سہیلیاں خوش ہو جائیں

گی کیونکہ وہ ان چیزوں کی دیوانی تھیں دیوانی تو وہ خود بھی تھی مگر ابھی وہ سہیلیوں کو تو عیدی دے لے، بعد میں اپنا بھی سوچ لے گی۔

اس نے سہیلیوں کو عیدی میں وہی سیٹ، چوڑیاں اور عید کارڈز دے دیے تھے۔ سہیلیاں خوش ہو گئی تھیں۔ اور وہ خوش تھی کہ اس ”امتحان“ میں سرخرو ہوئی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ اس وقت اس کی ایک بھی خواہش پوری نہ ہو پائی تھی! وقت کب گزرا، کب وہ بڑی ہوئی، کب اس کی شادی ہو گئی، کچھ پتہ نہ چلا زندگی کے گزرتے ماہ و سال نے اس کی جھولی میں چند خوشیوں کے ساتھ بہت سے مسائل ڈال دیے ہیں۔ **جاری ہے۔۔۔**

تبصرے

میں نے پیغام حیا کا شعبان شمارہ مکمل پڑھا اور دل سے دعا نکلی کہ اللہ اس کو شش کو قبول فرمائے۔ مضامین کا انتخاب بہت با مقصد اور تربیتی ہے۔ سیرت کے واقعات، اصلاحی نکات اور روحانی پیغام سب ایک خوبصورت تسلسل میں جڑے محسوس ہوتے ہیں۔ تحریروں کا انداز سادہ اور اثر انگیز ہے۔ ڈیزائن کے لحاظ سے سرورق اور اندرونی صفحات کارنگوں کا انتخاب نہایت نفیس اور سنجیدہ مزاج کے مطابق ہے، خاص طور پر ہیڈنگز اور ٹیکسٹ کی ترتیب پڑھنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ البتہ اگر چند صفحات پر فونٹ سائز اور لائن اسپینگ کو قدرے متوازن کر دیا جائے تو مطالعہ مزید خوشگوار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اہم اقتباسات کو ہلکے باکس یا ہائی لائٹ اسٹائل میں پیش کیا جائے تو پیغام اور نمایاں ہو جائے گا۔ مجموعی طور پر یہ شمارہ علم، فکر اور خوبصورت پیشکش کا حسین امتزاج ہے۔ ایسی با مقصد اشاعتیں معاشرے کی حقیقی رہنمائی کرتی ہیں۔ اللہ اسے مزید مؤثر بنائے اور اس پیغام کو عام فرمائے۔ (صالحہ نور)

پیغام حیا کا تازہ شمارہ نہایت مؤثر اور با مقصد ہے۔ مدیر اعلیٰ کی اہلیہ پر تعزیتی تحریر دل کو چھو لینے والی ہے۔ مفتی اعظم پاکستان کی نصیحت اصلاح نفس کی بہترین رہنمائی دیتی ہے اور ماہ شعبان پر مضمون ایمان افروز ہے۔ مدارس کے مسافروں کے لیے ابو محمد کا پیغام حوصلہ افزا ہے، جبکہ انور غازی نے پیر مختار دین رحمہ اللہ کی زندگی کو خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ غزہ کے مسلمانوں کا درد، معراج النبی ﷺ کا بیان اور خواتین کے مسائل پر سیشن سب قابل تحسین ہیں۔ بیوٹی ٹپس اور پکوان کے صفحات بھی بہت دلچسپ اور مفید لگے۔ ڈیزائن باوقار اور پیشکش پیشہ ورانہ ہے، جسے نمایاں اقتباسات سے مزید مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ (خدیجہ عبد اللہ)

افسوس ضرور تھا۔ یہ دیکھ کر دادی نے پیار سے کہا:
بیٹا! یہی تو اس مہینے کی ریاضت اور برکت ہے۔
آج نماز فرض ادا نہ کر پانے پر تمہیں افسوس ہو
رہا ہے، اور یہ ایک مثبت سوچ ہے۔ ان شاء اللہ کل سے فجر
ضرور ادا کرو گے اور اس مہینے کی تربیت کو ضائع نہیں ہونے

دو گے۔ رمضان کے یہ
تیس دن تربیت نفس کے
لئے بھی رب العزت کی
طرف سے عطا کردہ ایک
انعام ہی ہے جس سے
لازمی طور پر ہم پر
ضرور اثر ہوتا ہے اب
یہی دیکھو شعیب کو آج

فجر کی نماز چھوٹے پر کتنا دکھ ہوا ہے یقیناً وہ کل ضرور پڑھے
گا۔ جی دادو! ان شاء اللہ۔

رمضان المبارک کے بعد یہ صورت حال اکثر
دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ پورا مہینہ فرائض کے ساتھ
نوافل اور دیگر نیکیوں میں مشغول رہتے ہیں، مگر رمضان
کے ختم ہوتے ہی دوبارہ اپنی پرانی روش اختیار کر لیتے ہیں۔
بہت کم لوگ اس ماہ مبارک کی ریاضت اور تربیت سے اس
طرح فائدہ اٹھاتے ہیں کہ اسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا
لیتے ہیں، حالانکہ یہی رمضان کا اصل مقصد ہے: انفرادی و
اجتماعی زندگی میں تقویٰ، تزکیہ نفس اور اللہ کے احکامات
کے مطابق زندگی گزارنا۔

شعیب! اٹھو بیٹا، فجر کا وقت نکل جائے گا، پھر
عید کی نماز کے لیے بھی تیاری کرنی ہے۔
مما پلینز سونے دیں نا، پورا رمضان تو فجر کی نماز پڑھی ہے،
بہت نیند آرہی ہے۔ عید کی نماز کے لیے اٹھا دیجیے گا۔

افروز عنایت



یہ کہہ کر شعیب دوبارہ سو گیا۔
نازیہ اپنی اٹھارہ سالہ
بیٹی نورین کے کمرے میں آئی۔

نورین نے پورا
رمضان نہ صرف
روزے رکھے تھے
بلکہ فرض نمازوں

کے ساتھ ساتھ تہجد اور نوافل
کی بھی پابندی کی تھی، مگر آج

وہ تہجد کے لیے نہیں اٹھی اور اب فجر کا وقت بھی ختم ہونے
والا تھا۔

بیٹا نورین، اٹھ جاؤ، فجر کی نماز پڑھ لو۔

کتنی اچھی عادت بن گئی تھی تمہاری، تہجد پھر فجر۔ اب تو یہ
عادت پختہ ہو جانی چاہیے تھی۔

نورین آنکھیں مسلتی ہوئی فوراً اٹھ بیٹھی۔

اوہو ممما! آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں اٹھایا؟

نماز فجر ادا کرنے کے بعد نورین لاؤنج میں آئی تو دادی اور
بابا کو دیکھ کر سلام کیا۔

مما کے زبردستی جگانے پر شعیب تو اٹھ گیا تھا، مگر فجر کا
وقت نکل چکا تھا۔ تیرہ سالہ شعیب کو نماز نہ پڑھنے کا

کی رضا، مغفرت اور قرب الہی کے حصول کے لیے؟
 اعمال کی قبولیت کا دار و مدار نیت پر ہے، اس لیے
 دل میں یہ پختہ عزم ہونا چاہیے کہ آنے والا رمضان ہماری
 زندگی میں حقیقی تبدیلی کا ذریعہ بنے گا اور ہم اسے پچھلے تمام
 رمضانوں سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

نیت کے بعد توبہ و استغفار رمضان

کی تیاری کا نہایت اہم حصہ ہے۔ ہم سب
 خطاؤں اور کوتاہیوں کے اسیر ہیں، اس لیے
 رمضان سے قبل سچی توبہ کرنا، اپنے گناہوں
 پر ندامت محسوس کرنا اور آئندہ گناہوں سے

بچنے کا پختہ عزم کرنا ضروری ہے۔ گناہوں
 کے بوجھ کے ساتھ رمضان میں داخل ہونا ایسا

ہے جیسے میلے دل کے ساتھ پاک چشمے میں
 اترنا۔ حقوق العباد کی ادائیگی یا کم از کم معافی کی کوشش بھی
 اسی تیاری کا حصہ ہے۔ کثرت استغفار دل کو نرم کرتی اور
 عبادت کے لیے آمادہ بناتی ہے۔

رمضان کی تیاری میں نماز اور دیگر فرائض کی
 مضبوطی کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ نوافل کی کثرت
 سے پہلے فرائض کی پابندی ضروری ہے، خصوصاً نماز۔ اگر
 نماز میں سستی یا غفلت پائی جاتی ہو تو رمضان سے پہلے ہی
 اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ نماز کو وقت پر ادا
 کرنا، خشوع و خضوع پیدا کرنا اور سنتوں و واجبات کا اہتمام
 رمضان کی برکتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

رمضان کا مہینہ قرآن کریم سے خاص نسبت

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا
 کردہ ایک عظیم اور بابرکت مہینہ ہے جو سال میں ایک
 مرتبہ آکر انسان کو روحانی اصلاح، اخلاقی تربیت اور عملی
 زندگی کی درستگی کا سنہری موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ مہینہ

ہما ساجد ظفر اللہ خان

رَمَضَانَ كَرِيمًا

RAMADAN KAREEM

روحانی و عملی اقدامات

محض بھوک اور پیاس کا نام نہیں

بلکہ ایمان کی تجدید، نفس کی تربیت، دل کی صفائی اور اللہ
 تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کا مکمل نصاب ہے۔ تاہم
 رمضان کی حقیقی برکت اسی وقت حاصل ہوتی ہیں جب
 اس کی تیاری پہلے سے کی جائے۔ جس طرح کسی اہم امتحان
 یا طویل سفر سے قبل تیاری ضروری ہوتی ہے، اسی طرح
 رمضان کی روحانی اور عملی تیاری بھی نہایت اہم ہے۔

رمضان کی تیاری کا سب سے پہلا اور ضروری
 بنیادی مرحلہ نیت کی اصلاح اور مقصد کا تعین ہے۔

انسان خود سے یہ سوال کرے کہ وہ رمضان کیوں گزارنا
 چاہتا ہے؟

کیا محض ایک رسم کی ادائیگی کے لیے یا اللہ تعالیٰ

رکھتا ہے، اس لیے قرآن سے تعلق کی تجدید نہایت ضروری ہے۔ رمضان سے پہلے تلاوت کی مقدار مقرر کرنا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور کم از کم ایک مرتبہ مکمل قرآن پڑھنے کا ہدف بنانا بہت مفید ہے۔ جو شخص رمضان سے پہلے قرآن سے مانوس ہو جاتا ہے، اس کے لیے رمضان میں قرآن سے جڑنا آسان اور لذت بخش ہو جاتا ہے۔ ذکر و دعا کی عادت بھی رمضان کی روحانی تیاری کا اہم جزو ہے۔ صبح و شام کے اذکار، درود شریف کی کثرت اور مختصر مگر مسلسل دعائیں دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھتی ہیں۔ یہی عادت رمضان میں عبادت کے ذوق، یکسوئی اور روحانی سکون میں اضافہ کرتی ہے۔

رمضان صرف انفرادی عبادت کا مہینہ نہیں بلکہ اخلاقی اور معاشرتی اصلاح کا بھی مہینہ ہے۔ غصے پر قابو پانا، زبان کی حفاظت کرنا، جھوٹ، غیبت اور فضول کلام سے بچنا، صبر، برداشت اور حسن اخلاق اپنانا روزے کی روح ہے۔ والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور اہل خانہ کے حقوق ادا کرنے کا عزم بھی رمضان کی تیاری میں شامل ہونا چاہیے، کیونکہ معاشرتی تعلقات کی درستگی کے بغیر عبادت کا اثر مکمل نہیں ہوتا۔

روحانی تیاری کے ساتھ ساتھ عملی منصوبہ بندی بھی نہایت ضروری ہے، خصوصاً گھریلو سطح پر۔ اگر رمضان سے پہلے صفائی، راشن کی منصوبہ بندی، ضروری اشیاء کی فہرست اور باورچی خانے کی ترتیب بنالی جائے تو رمضان کے قیمتی اوقات غیر ضروری مصروفیات میں ضائع ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ کھانے پینے کے بندوبست میں سادگی اور اعتدال اختیار کرنا رمضان کی روح کے عین مطابق ہے۔ سحری اور افطاری کے لیے سادہ، غذائیت سے بھرپور اور آسان پکوان منتخب کیے جائیں اور غیر ضروری تنوع و اسراف سے پرہیز کیا جائے۔

وقت کے انتظام کو رمضان کی تیاری میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ سونے جاگنے کے اوقات کو رمضان کے مطابق ترتیب دینا، فضول مصروفیات میں کمی لانا اور موبائل و سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال سے بچنا وقت کے بہتر استعمال میں مدد دیتا ہے۔ گھریلو خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ دن کے کاموں کو ترجیحات کے مطابق تقسیم کریں تاکہ عبادت، تلاوت، ذکر اور آرام کے لیے مناسب وقت میسر آسکے اور گھر کا ماحول سکون اور عبادت کا گہوارہ بن جائے۔

آخر میں خدمتِ خلق کو بھی رمضان کی تیاری کا حصہ بنانا چاہیے۔ غرباء و مساکین کی مدد، صدقہ و خیرات، اور دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرنا رمضان کے نور کو دو بالا کر دیتا ہے اور پورے معاشرے میں خیر و برکت کا سبب بنتا ہے۔ رمضان کی تیاری دراصل اپنی پوری زندگی کی تیاری ہے۔ جب نیت درست ہو، عبادت مضبوط ہو، گھریلو نظام منظم ہو اور وقت کا صحیح استعمال ہو تو رمضان محض ایک مہینہ نہیں بلکہ روحانی انقلاب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی قدر کرنے، اس کی صحیح تیاری کرنے اور اس کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

کے ہی ہیں، اس لیے اگر کہیں کسی خاص مہینے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی جانب ہو جائے تو اس سے مقصود فقط اس کی تعظیم اور اہمیت ہے، دوسرے مہینوں کی نفی مقصود نہیں۔ جیسے ہر مسجد اللہ کا گھر ہے، مگر کعبہ کو خاص طور پر بیت اللہ کہا گیا ہے تو اس سے کعبہ کی خصوصی تعظیم و تکریم مقصود ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ

دوسری مساجد اللہ کا گھر نہیں ہیں۔

نابالغ بچہ / بچی کا روزہ رکھ کر توڑنے پر قضا کا حکم

سوال: مفتی صاحب! بچے کی عمر بارہ (12) سال ہے، رمضان میں اگر وہ روزہ رکھنے کی ضد کرے تو کیا ایسی صورت میں اسے روزہ رکھنے دیا جائے؟ اور اگر روزے کے دوران وہ کچھ کھالے تو کیا اس پر کفارہ لازم ہوگا؟
جواب: روزہ بالغ پر فرض ہوتا ہے، اگر پندرہ سال کی عمر سے پہلے ہی بلوغت کی علامات (مثلاً: احتلام، حیض یا حمل وغیرہ) میں سے کوئی علامت ظاہر ہو جائے تو اسی وقت سے روزہ فرض ہو جائے گا، لیکن اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو لڑکا اور لڑکی دونوں قمری حساب سے پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر بالغ سمجھے جائیں گے۔

تاہم بالغ ہونے سے پہلے اگر بچوں میں روزہ رکھنے کی استعداد ہو تو ان کو بھی کبھی کبھی روزے رکھوانے چاہیے، تاکہ بلوغت سے پہلے ان کو روزے سے کچھ انسیت پیدا ہو جائے، اور بالغ ہونے کے بعد فرض روزہ رکھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے، البتہ اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی روزہ

رمضان اللہ کا مہینہ ہے یا محرم؟

سوال: مفتی صاحب! میں نے ایک عالم سے سنا کہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ کیا محرم اللہ کا مہینہ

خواتین کے مسائل

دارالافتاء الإخلاص



نہیں ہے؟

جواب: واضح رہے کہ

بہت ساری صحیح

روایات میں "شھر

اللہ "محرم کے مہینے کو کہا گیا ہے، اور بہت سی روایات میں رمضان المبارک کو بھی شھر اللہ المبارک کہا گیا ہے، جس سے مقصود ان دونوں مہینوں کی فضیلت ہے، معلوم ہوا کہ رمضان بھی اللہ کا مہینہ ہے، اور محرم الحرام بھی اللہ کا مہینہ ہے، بلکہ اگر اس اعتبار سے دیکھا جائے کہ بارہ مہینوں کی ترتیب اللہ کے ہی حکم سے ہے، قرآن شریف میں ہے:

ترجمہ: "حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک

مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔ جو اللہ کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، یہی دین (کا) سیدھا سادہ (تفاضل) ہے، لہذا ان مہینوں کے معاملے میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو..."

اس سے معلوم ہوا کہ دراصل سارے مہینے اللہ

رکھ کر توڑ دیں تو ان پر قضا لازم نہیں ہوگی۔ (حاشیہ ابن عابدین = ردالمحتار)

بی سی (کمیٹی) کی بقیہ قسطوں پر زکوٰۃ کا حکم (فتویٰ نمبر: 39808)

سوال: حضرت! اگر میں اپنی زکوٰۃ کا حساب یکم رمضان کو کرتا ہوں، لیکن 29 شعبان کو میری بی سی کے 10 لاکھ روپے نکل گئے ہوں، اور مجھے آگے 5 لاکھ روپے مزید بی سی (کمیٹی) کی مد میں ادا کرنے ہیں تو کیا میں زکوٰۃ کا حساب کرتے وقت بی سی کی وہ رقم جو مجھے آئندہ سال تک ادا کرنی ہے، اسے منہا (Minus) کر کے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں؟

جواب: واضح رہے کہ اگر کوئی صاحب نصاب شخص بی سی (کمیٹی) وصول کر چکا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت کمیٹی کی جو رقم اس کے پاس موجود ہوگی، اس مجموعی رقم میں سے اگلے ایک سال کی جتنی قسطیں باقی ہیں، وہ سب قرضہ ہیں، انہیں منہا کر کے بقیہ رقم کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ (الدر المختار: (باب زکوٰۃ المال، 2/305، ط: سعید)

سونایا چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کس حساب سے نکالی جائے گی؟ (فتویٰ نمبر: 39789)

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مفتی صاحب! ایک مسئلہ پوچھنا ہے، جیسے سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے تو کیا نصاب زکوٰۃ اس حساب سے ہوگا؟ مثلاً: ایک ادی کے پاس پانچ لاکھ روپے ہیں اور ساڑھے 52 تولہ چاندی کی قیمت اس وقت اس سے کہیں زیادہ ہے تو آیا یہ صاحب نصاب تو نہیں کہلائے گا؟ اس مسئلے کی وضاحت فرمائیے گا۔ جزاک اللہ

جواب: واضح رہے کہ شریعت مطہرہ میں زکوٰۃ کے وجوب کے لیے اصل معیار سونایا چاندی کا نصاب ہے، چنانچہ اگر کسی شخص کے پاس صرف سونایا صرف چاندی ہو اور وہ اپنے اپنے نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سونایا چاندی تنہا نصاب کو نہ پہنچتے ہوں، اور ان کے ساتھ نقد رقم، مال تجارت یا دوسری قابل زکوٰۃ اشیاء موجود ہوں تو ایسی صورت میں چاندی کے نصاب یا اس کی موجودہ قیمت کو معیار بنایا جائے گا۔

نیز واضح رہے کہ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے، اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے، البتہ اگر کسی کے پاس صرف سونا ہو اور وہ ساڑھے سات تولہ سے کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، لیکن اگر سونے کے ساتھ نقد رقم، مال تجارت یا چاندی بھی شامل ہو اور ان کی مجموعی مالیت چاندی کے نصاب یا اس کی قیمت کے برابر ہو تو ایسی صورت میں چاندی کے نصاب یا اس کی موجودہ قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر سونے کا نصاب مکمل نہ ہو، اور تھوڑے سونے کے ساتھ چاندی، نقدی یا سامان تجارت موجود ہو تو جس قمری تاریخ کو زکوٰۃ کا سال مکمل ہو، اس تاریخ کو اگر ان تمام چیزوں کی مجموعی مالیت چاندی کے نصاب یا اس کی موجودہ قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی، ورنہ واجب نہیں ہوگی۔ (تحفۃ الفقہاء

1/264، 266، 268، ط: دارالکتب العلمیۃ)



شہرِ رمضان

کام حسن

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ نے فرمایا:

کہ رمضان المبارک کو باقی مہینوں کے ساتھ وہ نسبت ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائیوں سے تھی حضرت یعقوب علیہ السلام کے 12 بیٹے تھے ان میں سے ایک حضرت یوسف علیہ السلام تھے اور انہی ایک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے باقی 11 بیٹوں کی غلطی اور جرم کو معاف فرما دیا تھا۔

ہمارے مشائخ نے فرمایا:

کہ سال کے 12 مہینے ہیں اس میں رمضان المبارک کا مہینہ حضرت یوسف علیہ السلام کے مانند ہیں اس ایک مہینے کی برکت سے اللہ تعالیٰ 11 مہینوں کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

(خطبات فقیر۔ جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 267)

تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ جب کسی بات پر سنجیدہ ہوتی تو چہرے پر مسکراہٹ کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا۔

”ہاں تو میں کیا کہہ رہی تھی!“ واپس مدعا پر آتے ہوئے وردہ نے کہا۔

”یہی کہ ماؤں کی غفلت کا نتیجہ میرے نبی ﷺ کی زخمی امت اور سسکتی مسجد اقصیٰ سہ رہی ہے“ سلسلہ کلام جوڑتے ہوئے سماویہ گویا ہوئی۔

”ہاں سماوی! لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی کے مصداق امت سے کی گئی عہد شکنی کے نتیجہ میں آج تک

امت تڑپ رہی ہے۔ اور ستم بالائے ستم امت کی خاطر سعی کرنے والوں پر بھی زندگی کو تنگ کر دیا گیا ہے۔“

”سماوی! ہمیں اپنی روشن تاریخ کو ازبر کر کے پھر دہرانا ہوگا۔ ہم ہاتھ ہر ہاتھ دیتے تماشہ ہی دیکھتے رہے تو کل ہمارا تماشہ دیکھا جائے گا۔“

”ہم... وردتی!“ پر سوچ انداز میں سماویہ ہنکارا بھر کر گویا ہوئی۔

”ہم کل ہی استاذہ ام وائل طوموم سے بات کر کے ان سے اپنی تاریخ کو گہرائی میں جا کر پڑھتے

ہیں۔ کیا خیال ہے؟“ سماویہ کو اس حوالے سے اپنی تاریخ کی استاذہ ام وائل طوموم سب سے بہترین انتخاب لگیں۔

”نیک خیال۔ ضرور ان شاء اللہ ہم اپنی تاریخ سے وابستہ ہوں گے تب ہی تو آگے تاریخ سے دنیا کو روشناس کروا سکیں گے۔“

”چلو پھراٹھو اور گھر کی راہ لو۔ کل ان شاء اللہ ملتے ہیں!“

سماویہ نے اٹھتے ہوئے کہا: ”ہاں چلو!“ وردہ کھڑی ہو چکی تھی۔ وردہ کے قدم سے قدم ملاتی سماویہ سوچ رہی تھی کہ قطرہ قطرہ سمندر بنتا ہے تو کیوں نہ ہم ہی پہلا قطرہ بن جائیں۔

”وردتی! ہم بارش کا پہلا قطرہ بن سکتی ہیں؟“ وردہ نے چونک کر اسے دیکھا پھر مطمئن اندازہ میں کہنے

لگی۔ ”کیوں نہیں... سماویہ الحمد ان! ہم ہی آسمان سے برسنے والی بارش کا وہ پہلا قطرہ بنیں گی جو سب سے

پاکیزہ ہوتا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا“ ”ان شاء اللہ وردہ!“

پر سکون انداز میں کہتے ہوئے سماویہ اب ہلکی پھلکی ہو چکی تھی جیسے کسی ثقیل بوجھ سے آزاد ہوئی

ہو۔ اور کیوں نہیں اسے تو ساری امت کو جگانا تھا۔ مسجد اقصیٰ کو یہود کے ناپاک عزائم سے آزاد کروانا تھا۔

اسے ہر دل میں اقصیٰ کی محبت کو جگانا تھا۔ اسے امت کے درد سے ہر سینہ کو معمور و منور کرنا تھا۔

ہاں! اسے اب آگے بڑھنا تھا۔ اور وہ قدم قدم آگے بڑھتی ہی جا رہی تھی یہاں تک کہ اپنی منزل تک پہنچ جائے۔

سماویہ نے اپنی تاریخ کو گہرائی میں جا کر پڑھتے ہیں۔ کیا خیال ہے؟“ سماویہ کو اس حوالے سے اپنی تاریخ کی استاذہ ام وائل طوموم سب سے بہترین انتخاب لگیں۔

ہے۔ اسی طرح کھانے کی تیاری کے دوران بھی ذکر و اذکار کا اہتمام کریں تاکہ وہ کھانا صرف جسم کی غذا ہی نہ بنے بلکہ روح کے لیے بھی باعث برکت ہو۔

حتی الامکان فضول باتوں، گپ شپ اور لمبی فون کالز سے بچیں۔ موبائل فون کا استعمال صرف بقدر ضرورت کریں، کیونکہ اکثر ہم لاشعوری طور پر اسی ذریعے سے کئی گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ رمضان ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اپنے وقت، زبان اور نظرتینوں کی حفاظت کریں۔

قرآن کریم سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔ صرف

تلاوت پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ سمجھنے اور

اس پر غور کرنے کی بھی کوشش

کریں۔ چند آیات ہی سہی، لیکن توجہ

اور دل سے پڑھیں، کیونکہ مقصد

صرف مقدار نہیں بلکہ کیفیت ہے۔

عصر سے مغرب تک کا وقت عبادت اور دعاؤں کے لحاظ سے نہایت قیمتی ہوتا ہے۔ اس وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے افطار کی تیاری کو ضرورت کے مطابق مختصر رکھیں۔ افطاری بناتے ہوئے بھی ذکر و اذکار کو معمول بنالیں تاکہ ہر لمحہ اجر میں بدل جائے۔

ہم نے اپنی والدہ صاحبہ کا معمول دیکھا ہے کہ وہ رمضان میں رشتہ داروں اور پڑوسیوں میں سے کسی نہ کسی کے گھر افطاری بھیجنے کا اہتمام ضرور کرتی ہیں۔ اگر آپ کے لیے بھی ممکن ہو تو اس خیر کے کام کو اپنا معمول بنائیے، کیونکہ دوسروں کو خوشی دینا بھی عبادت ہی کی ایک

رمضان المبارک تمام مسلمانوں کی روحانیت کو گویا ایک نئی زندگی بخشنے آتا ہے، ایک ایسا موقع جو ہمیں خود کو سنوارنے، اللہ سے

تعلق مضبوط کرنے اور

زندگی کو بہتر رخ

پر ڈالنے کی

دعوت دیتا ہے۔

یہاں ہم خاص

طور پر خواتین کے

حوالے سے بات

کریں گے، کیونکہ

خواتین کا کردار

گھریلو نظام اور ماحول کی تشکیل

میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر خواتین اپنے وقت کو منظم طریقے سے

استعمال کریں تو رمضان کا مہینہ ان کے لیے نیکیاں کمانے کا

بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔ عمومی طور پر گھر کا نظام

الاولیات ترتیب دینا خواتین ہی کی ذمہ داری ہوتا ہے، لہذا

بس اسی نظام میں تھوڑی سی ترتیب اور شعوری تبدیلی لاکر

ہم اس مہینے کو انتہائی بابرکت بنا سکتے ہیں۔

رات کو جلدی سونے کی عادت ڈالیں تاکہ سحری

سے پہلے بیدار ہونا آسان ہو جائے۔ کوشش کریں کہ کچن

میں جانے سے پہلے چند لمحے تہجد، دعا اور ذکر کے لیے

مخصوص کر لیں۔ یہ وقت روحانی لحاظ سے بہت قیمتی ہوتا

رمضان المبارک کا سیدہ اولیٰ خواتین

خولہ حسین

گھریلو نظام اور ماحول کی تشکیل میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر خواتین اپنے وقت کو منظم طریقے سے

استعمال کریں تو رمضان کا مہینہ ان کے لیے نیکیاں کمانے کا

بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔ عمومی طور پر گھر کا نظام

الاولیات ترتیب دینا خواتین ہی کی ذمہ داری ہوتا ہے، لہذا

بس اسی نظام میں تھوڑی سی ترتیب اور شعوری تبدیلی لاکر

ہم اس مہینے کو انتہائی بابرکت بنا سکتے ہیں۔

رات کو جلدی سونے کی عادت ڈالیں تاکہ سحری

سے پہلے بیدار ہونا آسان ہو جائے۔ کوشش کریں کہ کچن

میں جانے سے پہلے چند لمحے تہجد، دعا اور ذکر کے لیے

مخصوص کر لیں۔ یہ وقت روحانی لحاظ سے بہت قیمتی ہوتا

بیکار کا علاج

صورت ہے، جودل میں وسعت اور رزق میں برکت کا ذریعہ بنتی ہے۔

ہم نے اپنی والدہ صاحبہ سے یہ حکمت بھی سیکھی ہے کہ ہم اپنی عید کی زیادہ تر خریداری رمضان سے پہلے ہی مکمل کر لیتے ہیں، جس سے رمضان کے دوران بازاروں کی دوڑ دھوپ سے بچت ہو جاتی ہے اور عبادت کے لیے زیادہ وقت میسر آتا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی مگر نہایت مفید تدبیر ہے، جسے ہر خاتون آسانی سے اپنا سکتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ سحری اور افطاری تیار کرنا بذاتِ خود ایک نیکی کا عمل ہے، خاص طور پر جب یہ گھر والوں کے لیے محبت اور خلوص کے ساتھ کیا جائے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ زبان ذکرِ الہی میں مشغول رہے تو یہی عمل کئی گنا زیادہ اجر کا باعث بن جاتا ہے۔

رمضان میں بہت زیادہ اور مختلف اقسام کے کھانے بنانے سے اجتناب کریں۔ ایک یا دو سادہ کھانوں پر اکتفا کرنے کی عادت ڈالیں، کیونکہ یہ مہینہ کھانے پینے سے کہیں زیادہ عبادت، صبر اور تقویٰ کا مہینہ ہے۔ یہی بات اپنے بچوں کو بھی سکھائیں تاکہ وہ بھی رمضان کی اصل روح کو سمجھ سکیں۔

اس موقع پر مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ صبر و شکر کا مظاہرہ کریں اور اپنے گھر کی خواتین کا بھرپور ساتھ دیں، تاکہ وہ بھی یکسوئی اور بہتر انداز میں اپنی عبادت انجام دے سکیں۔ گھر کا تعاون، ماحول کی نرمی اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا بھی رمضان کی روح میں شامل ہے۔

ہم عید کے دنوں میں یا عام دنوں میں مختلف کھانے بنا سکتے ہیں، مگر رمضان کے یہ قیمتی لمحات دوبارہ ہماری زندگی میں آئیں یا نہ آئیں، اس کی کوئی ضمانت نہیں۔ اس لیے عقل مندی اسی میں ہے کہ ہم اس مہینے کو زیادہ سے زیادہ اللہ کی رضا کے لیے استعمال کریں اور اسے صرف روایتی مصروفیات کی نذر نہ کریں۔

رمضان دراصل خود کو بدلنے، عادات کو سنوارنے اور اللہ کے قریب ہونے کا بہترین موقع ہے۔ اگر خواتین اس مہینے میں اپنے وقت، نیت اور معمولات کو درست سمت دے لیں تو نہ صرف وہ خود فائدہ اٹھائیں گی بلکہ پورے گھر کا ماحول بھی نور اور برکت سے منور ہو جائے گا۔

اللہ کی محبت

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہے:

بندہ اپنے دل میں اللہ کی محبت کے اثرات مختلف مواقع پر محسوس کر سکتا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:
پہلا موقع: جب وہ بستر پر لیٹتا ہے، تو نیند اسی وقت آتی ہے جب وہ اپنے محبوب (اللہ) کے ذکر کے
ساتھ دل کو مشغول رکھتا ہے۔

دوسرا موقع: جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو سب سے پہلا خیال اور ذکر جو دل میں آتا ہے وہ اپنے
محبوب (اللہ) کا ہوتا ہے۔

تیسرا موقع: جب وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے، کیونکہ نماز ہی اصل کسوٹی ہے اور ایمان کا ترازو ہے۔
مومن کے نزدیک نماز سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں۔

چوتھا موقع: جب مصیبتیں اور آزمائشیں آتی ہیں، تو ایسے وقت میں دل صرف اپنے سب سے زیادہ
محبوب کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور اسی کی پناہ لیتا ہے۔

خاص طور پر اس آخری موقع پر دل کو ثبات کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ مومن
دوسرے انسانوں کی نسبت زیادہ آزمائشوں کا سامنا کرتا ہے۔ (بدائع الفوائد)

زینب نعیم

پکوان

کپ، کڑی پتے۔ آٹھ سے دس عدد، زیرہ۔ ایک کھانے کا چمچ، رائی۔ آدھا چائے کا چمچ، نمک۔ حسب ذائقہ، لال مرچ۔ ایک چوتھائی چائے کا چمچ، ہلدی۔ ایک چائے کا چمچ، املی کا گودا۔ ایک چوتھائی کپ، چاٹ مصالحہ۔ ایک چوتھائی چائے کا چمچ، ہری مرچ۔ چار عدد۔

ترکیب:

پہلے آلوؤں کو چھیل کر اُبال لیں۔ اب ایک پین میں ایک چوتھائی کپ تیل گرم کر کے اس میں کڑی پتے، زیرہ اور رائی ڈال کر فرائی کریں۔ ساتھ ہی اس میں نمک، لال مرچ، ہلدی اور املی کا گودا ڈال کر تھوڑا بھونیں۔ اس کے بعد اس میں آلو، چاٹ کا مصالحہ اور ہری مرچ شامل کر کے مکس کریں اور پھر اتار لیں۔ اب اسے ڈش میں نکال کر چوراکی ہوئی یا پڑی اور دال سیو ڈال کر پیش کریں۔

لائم جوس کارڈیل

درکار اجزاء:

لیموں کارس۔ ایک لیٹر، پانی۔ ڈیڑھ لیٹر، شکر (سفید) ایک کلو سے کم، گلو کوز۔ ڈیڑھ لیٹر، ایسنس لیمن۔ حسب ضرورت، اورنج ایسنس۔ حسب ضرورت۔

ترکیب:

لیموں کارس، شکر اور پانی مکس کر کے اسے پکائیں۔ پھر اس میں گلو کوز شامل کر لیں۔ جب شربت ایک جیسا ہو جائے تو اتار کر ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھ دیں۔ اب اس میں لیمن اور اورنج ایسنس ملا دیں۔ بہترین ذائقے کا لائم جوس کارڈیل تیار ہے۔

عائشہ نعیم

چائینز سموسہ

درکار اجزاء:

چکن۔ بون لیس آدھا کلو، آلو۔ چار عدد، انڈے، پانچ عدد (ابلے ہوئے)، نمک اور کالی مرچ۔ حسب ذائقہ، سمو سے کی پٹیاں، حسب ضرورت، تیل۔ ڈیپ فرائی کے لئے۔

ترکیب:

ایک دینگھی میں آلو اور چکن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر ڈال دیں۔ ساتھ ہی نمک اور کالی مرچ شامل کر دیں اور دودھ ڈال کر اتنی دیر پکائیں کہ وہ خشک ہو جائے جبکہ آلو اور چکن گل جائے۔ اب اس آمیزے کو اچھی طرح ملا لیں اور انڈوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ڈالیں اور اچھی طرح مکس کریں۔ یہ آمیزہ سمو سے پٹی پر رکھیں اور سمو سے بنالیں۔ ایک کڑا ہی میں تیل گرم کریں اور سمو سے ڈال کر گولڈن براؤن ہونے تک تل لیں۔ انہیں املی یا پودینے اور دہی کی چٹنی کے ساتھ پیش کریں۔

آلو پا پڑی چاٹ

درکار اجزاء:

آلو۔ آدھا کلو (چھوٹے)، پا پڑی۔ چھ عدد (چوراکی ہوئی)، دال سیو۔ ایک پیکٹ، تیل۔ ایک چوتھائی